مولانا محمد عبید اللہ عفیف

الاستفتاء

(۲)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ گھروں میں یا قبروں پر جو کبوتر رکھے جاتے ہیں، ان کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟

ایک سائل

فیض باغ —— لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوہاب، أقول وباللہ التوفیق!

کبوتر بازی ایک فضول مشغلہ ہے، اس لئے نہ گھروں میں کبوتر پالنے جائز ہیں اور نہ قبروں میں۔ کیونکہ آدمی ان لایعنی مصروفیات اور خرافات میں کھو کر ذکرِ الٰہی اور مقصد زندگی کے حصول میں سست پڑ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ من قبیل لہو ولعب ہے اور لہو ولعب قرآن وحدیث کے مطابق نہایت مذموم چیزیں ہیں، قرآنِ مجید میں ہے:

"وذر الذین اتخذوا دینھم لعبا ولھوا وغرتھم الحیوٰۃ الدنیا وذکر بہ ان تبسل نفس بما کسبت لیس لھا من دون اللہ ولی ولا شفیع" (الانعام: ۷۰)

"اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا ہے۔ اور دھوکہ دیا انکو دنیا کی زندگی نے، اور نصیحت کیجئے انکو قرآن کے ساتھ تاکہ کوئی نفس اپنے کئے میں گرفتار نہ ہو جاوے کہ نہ ہو اس کے لئے اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور نہ سفارش کرنے والا"

اس طرح کی اور بھی بہت سی آیات ہیں جن کے عموم سے اس طرح کے فضول اور بے مقصد مشغلوں کی نفی ہوتی ہے اور احادیث میں بھی کبوتر بازوں کی مذمت کی گئی ہے۔ چنانچہ ابو داؤد شریف میں ہے:

۱۔ "عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يتبع حمامة فقال شيطان يتبع شيطانة۔" (ابوداؤد مع عون المعبود ص۴۴۰ ج۴، باب فی اللعب بالحمام)

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کبوتری کے پیچھے دوڑتا ہوا دیکھا تو فرمایا، شیطان دوسرے شیطان کے پیچھے دوڑ رہا ہے۔"

"انما سماه شيطانا لمباعدته عن الحق واشتغاله بما لا يعنيه وسماها شيطانة لانها اورثته الغفلة عن ذكر الله۔"

"کبوتر کے پیچھے دوڑنے والے کو شیطان اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ حق سے دور ہو کر لایعنی کام میں مصروف ہو چکا تھا۔ اور کبوتر کو اس لئے شیطان گردانا گیا ہے کہ اس نے اس کو ذکرِ الٰہی سے غافل کر دیا تھا۔"

۲۔ "عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم نظر الی انسان یتبع طائرا فقال شیطان یتبع شیطانا۔" (ابن ماجہ ص۲۷۵ باب اللهو بالحمام)

"حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک پرندہ کے پیچھے دوڑ رہا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ شیطان شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔"

۳۔ "عن عثمان بن عفان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا وراء حمامة، فقال شيطان يتبع شيطانة۔" (ابن ماجہ صفحہ و ترجمہ مذکور)

۴۔ "عن انس بن مالك قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا يتبع حماما فقال شيطان يتبع شيطانة۔" (ابن ماجہ حوالہ مذکور، ترجمہ مذکور)

ان احادیث کے ذیل میں امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ:

"اتخاذ الحمام للفرخ والبيض والانس وحمل الكتب جائز بلا كراهة واما اللهو بها للتطير فالصحيح انه مكروه فان انضم اليه قمار ردت الشهادة كذا في المرقاة۔" (عون المعبود ص۴۴۰)

"انڈے اور بچے حاصل کرنے یا پھر پیار کرنے اور خط و کتابت کیلئے کبوتر رکھنے جائز ہیں۔ مگر کھیل اور فال کے لئے جائز نہیں۔ جوئے کے کبوتر رکھنے والے کی شہادت قابلِ قبول نہیں ہے۔"

امام نووی کی طرح مولانا عبدالحی حنفی کے فتاویٰ میں بھی کبوتر پالنا جائز لکھا ہے۔ مگر ہمارے نزدیک احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ان آراء کی کوئی اہمیت نہیں۔ ایک تباہ ہونے والی قوم میں منجملہ دوسرے جرائم کے ایک جرم یہ تھا کہ:

"وکانوا یلعبون بالطیور"

"وہ پرندوں سے کھیلا کرتے تھے۔"

قبروں میں ہر طرح کی بناء و تعمیر منع ہے اور وہاں مجاورت کرنا ملعون ہے۔ جب قبروں میں رہائش ہی منع ہے اور ناجائز، تو پھر وہاں کبوتر پالنے کا کیا مطلب؟ چنانچہ حدیث میں ہے:

"عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يجصص القبر وان يبنى عليه وان يقعد عليه" (رواه مسلم ص۳۱۲ ج۱، فصل النهى عن تجصيص القبور)

"حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، قبر کو چونہ گچ کرنے سے، اس پر عمارت کھڑی کرنے سے اور اس پر مجاور بن کر بیٹھنے سے۔"

بہرحال اس مضمون کی اور بھی احادیث ہیں جن میں قبروں پر مجاورت اور تعمیر و بناء منع اور حرام قرار دی گئی ہے۔ جب تعمیر و بناء اور مجاورت ہی منع ہے تو قبروں میں کبوتر پالنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ فافهم وتدبر ولا تكن من القاصرين — والله اعلم وعلمه اتم وحكمه احكم!